بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

البدر

ان اللہ فاتح ... ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نمبر — ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے — جلد

خریدارون کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بر وقت اشاعت اور اس کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... سو ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ہے ... کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے ... وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جائے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیوین اپنے فرائض کو بخوبی اور وسیع دیانت داری سے بجا لاوین

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین

فتوی ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
فرما چکا ہے سید کونین ...... مصطفی
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
ظاہر ہیں خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین
اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
دین کے تمام جنگون کا اب اختتام ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھولکر
عیسی مسیح جنگون کا کر دیگا التوا
جنگون کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
کھیلینگے بچے سانپون سے بے خوف و بے گزند
بہولینگے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
کر دیگا ختم آ کے وہ دین کی لڑائیان
اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی
دل مین تمہارے یار کی الفت نہین رہی
حمق آ گیا ہے سر مین وہ فطنت نہین رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہین رہی
دنیا و دین مین کچھ بھی لیاقت نہین رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہین رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہین رہی
سو سو ہے گند دل مین طہارت نہین رہی
خوان ہی پڑا ہے وہ نعمت نہین رہی
مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہین رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہین رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہین رہی
اسلام مین کیون وہ سیف کی طاقت نہین رہی
اب کوئی تمہیں جبر نہین غیر قوم سے
ہان آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہین
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہین
تقوی کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے

وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہین رہی
کسل آ گیا ہے دل مین جلادت نہین رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہین رہی
اب غیر قومون پہ سبقت نہین رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہین رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہین رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہین رہی
دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہین رہی
دل مر گئے ہین نیکی کی قدرت نہین رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہین رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہین رہی
بھیدا یہی ہے کہ وہ حاجت نہین رہی
کرتی نہین ہے منع صلوۃ اور صوم سے
عادۃ مین اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
رو رو کے ہو دعا کہ کبھی وہ اثر نہین
سینے مین کیا ہے خدا کے پیارے وہ دل نہین
جتنے خیال دل مین تھے ناپاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اس یار سے بشامت عصیان جدا ہو کر

اب غیرون سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیرون کے محل بن گئے
سچ سچ کہو کہ تم مین امانت ہے اب کہان
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہان
پھر جبکہ تم مین خود ہی وہ ایمان نہین رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفان نہین رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافرون کے قتل سے دین کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتین سراسر دروغ ہین
بہتان ہین بے ثبوت ہین اور بے فروغ ہین
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تم مین سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہین نشان جو دکھلائے گئے
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے نہین
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلون سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہین
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہین
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہین
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہین
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہین
مخفی جو دل مین ہے وہ سناؤ گے یا نہین
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہین
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہین
تم مین سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگون کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ یہ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ع نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ کو دیا تھا تو نومبر و دسمبر ۱۸۸۸ تک اسے چودہ سال ہو گئے ہین جبکہ البدر اپنی پوری ممنون کیا ... اس جلد ہم سال کی یادگار رہین جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے ...

۱۵ فروری ۱۹۰۴ء

بوقت شب بمقام گورداسپور

کوئی ۸ بجے رات کا وقت تھا کہ بمقام گورداسپور حضرت اقدس کے کمرہ میں چند احباب بیٹھے ہوئے تھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روئے سخن جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب احمدی انچارج پلیگ ڈیوٹی گورداسپور کی طرف تھا کہ تقویٰ کے مضمون پر حضرت اقدس نے ایک تقریر فرمائی وہ تقریر اس وقت لکھی تو نہیں گئی مگر جو کچھ نوٹ اور یادداشت زبانی یاد رہ سکے ان کو عملدرآمد کے لئے درج اخبار کیا جاتا ہے۔

تدبیر اور توکل | انسان کو چاہیے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی خدا پر بھروسہ رکھنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا پر توکل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی ایک شخص اونٹ پر سوار تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اس نے اپنے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے واپس آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں نے تو توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا آپ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا اور پھر توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا۔

تدبیر سے مراد وہ ناجائز وسائل نہیں ہیں جو کہ آجکل لوگ استعمال کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے احکام کے موافق ہر ایک سبب اور ذریعہ کی تلاش کا نام تدبیر ہے ایسے ہی انسان کو اپنے نفس کے تزکیہ کے لئے تدبیر سے کام لینا چاہیے اور شیطان جو اس کے پیچھے ہلاک کرنے کو لگا ہے اس کو دور کرنے کے واسطے تدابیر بھی سوچنی چاہیئے بلکہ صوفیا نے لکھا ہے کہ کسی سے فریب کرنا اگرچہ ناجائز ہے لیکن شیطان کے ساتھ یہ جائز ہے۔ غرضیکہ متقی بننے کے لئے دعا بھی کرو۔ اور تدابیر بھی کرو۔ دعا سے خدا کا فضل ہوتا ہے لیکن اگر انسان نے تدابیر سے کچھ طیاری نہ کی ہوئی ہو تو وہ فضل کس کام آویگا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کسان اپنی زمین کی کلبہ رانی تو نہ کرے۔ نہ اسے صاف کرے نہ سہاگہ وغیرہ پھیرے۔ صرف دعا کرتا رہے کہ بارش ہو جاوے اور اناج طیار ملے تو اس کی دعا کس کام آوے گی دعا اسی وقت فائدہ دیگی جب وہ اول کلبہ رانی کر کے زمین کو طیار رکھے گا۔

عجب اور ریا بہت مہلک چیزیں ہیں ان سے انسان کو بچنا چاہیے انسان ایک عمل کر کے لوگوں کی مدح کا خواہاں ہوتا ہے بظاہر وہ عمل عبادت وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے جس سے خدا راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہاں ہوتی ہے کہ فلاں فلاں لوگ مجھے اچھا کہیں اس کا نام ریا ہے اور عجب یہ کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جانے کہ نفس خوش ہو۔ ان سے بچنے کی تدابیر کرنی چاہئیں کہ اعمال کا اجر ان سے باطل ہو جاتا ہے۔

اس مقام پر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب نے عرض کی کہ حضور شیطان سے فریب کی کوئی مثال بیان فرمائی جاوے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی ذکر میں مثال یوں بیان فرمائی کہ یک مولوی ایک جگہ وعظ کر رہے تھے انہوں نے ایک دینی خدمت کے واسطے کئی ہزار روپیہ چندہ جمع کرنا تھا ان کی وعظ اور ضرورت دینی کو دیکھ کر ایک شخص اٹھا اور دو ہزار روپیہ کی ایک تھیلی لا کر مولوی صاحب کے سامنے رکھدی مولوی صاحب نے اسی وقت مجلس میں اس کے سامنے اس کی تعریف کی کہ دیکھو یہ بڑا نیک بخت انسان ہے اس نے ابھی اپنا گھر جنت میں بنا لیا اور یہ ایسا ہے ویسا ہے جب اس نے اپنی تعریف سنی تو اسی وقت گھر گیا اور جھٹ واپس آکر بآواز بلند اس نے کہا کہ مولوی صاحب اس روپیہ کے دینے میں مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اصل میں یہ مال میری والدہ کا ہے اور میں اس کی بے اجازت لے آیا تھا لیکن اب وہ مطالبہ کرتی ہے مولوی صاحب نے کہا اچھا لے جاؤ چنانچہ وہ شخص اسی وقت روپیہ اٹھا کر لے گیا تو لوگ اس کی تعریف کرتے تھے اور یا اسی وقت اس کی مذمت شروع کر دی کہ بڑا بیوقوف ہے روپیہ لانے سے اول کیوں نہ ماں سے دریافت کیا کسی نے کہا جھوٹا ہے روپیہ دیکر افسوس ہوا تو اب یہ بہانہ بنا لیا وغیرہ وغیرہ جب مولوی صاحب وعظ کر کے چلے گئے تو رات کو ۲ بجے وہ شخص وہ روپیہ لیکر ان مولوی صاحب کے گھر گیا اور جگا کر ان کو کہا کہ اس وقت تم نے میری تعریف کر کے سارا اجر میرا باطل کرنا چاہا اس لئے میں نے شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی یہ تدبیر کی تھی اب یہ روپیہ تم لو مگر تم سے قسمیہ عہد لیتا ہوں کہ عمر بھر میرا نام کسی کو آگے نہ لینا کہ فلاں نے یہ روپیہ دیا۔ اب وہ مولوی حیران ہوا اور کہا کہ لوگ تو ہمیشہ لعنت کرتے رہیں گے اور تم کہتے ہو کہ میرا نام نہ لینا اس نے کہا مجھے یہ لعنتیں منظور ہیں مگر ریا سے بچنا چاہتا ہوں تو یہ ریا اور عجب بڑی بیماریاں ہیں ان سے بچنا چاہیئے اور بچنے کے لئے تدابیر بھی کرنی چاہئیں اور دعا بھی کرنی چاہیئے۔

شیطان سے فریب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے گھر کو آگ لگے تو وہ اپنے دوسرے حصے مکانات کے بچانے کے لئے ایک مکان کو خود بخود گراتا ہے۔

تدابیر انسان کو ظاہری گناہ سے بچاتی ہیں لیکن ایک کشمکش اندر قلب میں باقی رہ جاتی ہے اور دل ان مکروہات کی طرف بار بار طوول ہوتا رہتا ہے ان سے نجات پانے کے لئے دعا کام آتی ہے کہ خدا تعالےٰ قلب پر ایک سکینت نازل فرماتا ہے۔

ہر ایک کامیابی کی جڑ تقوےٰ اور سچا ایمان ہے اسی کے نہ ہونے سے گناہ صادر ہوتے ہیں مقدر جو انسان کا ہے وہ اسے ملکر رہتا ہے پھر نہیں معلوم کہ خلاف تقوےٰ امور کی ضرورت کیوں در پیش آتی ہے ایک چور چوری کر کے اپنا مقدر حاصل کرنا چاہتا ہے اگر وہ چوری نہ کرتا تو بھی حلال ذریعہ سے وہ اسے ملکر رہتا اسیطرح ایک زانی زنا کر کے عورتوں کی لذات حاصل کرتا ہے اگر وہ زنا نہ کرے تو جس قدر عورتوں کی لذات اس کے لئے مقدر ہیں وہ کسی نہ کسی طرح حلال ذرائع سے اسے ملکر رہتیں۔ لیکن سارا فساد ایمان کا نہ ہونا ہے اگر تقوےٰ پر قدم ماریں اور ایمان پر قائم رہیں کبھی کسی کو تکلیف نہ ہو اور خدا تعالےٰ سب حاجت روا... کرتا ہے ٭

اطلاع۔ رحمت علے صاحب مرحوم کے متوفین دین کا فیصلہ اور انکی تذکرہ کے متعلق جو کچھ خط و کتابت یا یادداشت ارسال کرنی ہو وہ تمام ان کے بھائی پیر برکت علی صاحب احمدی موضع رمل ڈاکخانہ پاہڑ بالنوالی کے نام ہونی چاہیئے

منیجر

۲۰ فروری ۱۹۰۴ء بوقت شب

ان دنوں حضرت اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی توجہ عالیہ تدابیر اور توکل کے مضامین کی طرف خصوصیت سے مائل ہے اور جو تقریر ہوتی ہے اس میں آپ اس پر بھی ضرور کچھ نہ کچھ فرماتے ہیں اس لئے ہمارے احباب بھی ان مضامین کو بڑی توجہ سے پڑھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل مفہوم کو سمجھکر تدابیر اور توکل کے وسیع میدان میں قدم ماریں اور خدا تعالےٰ سے **صراط مستقیم** طلب کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا منشاء ان تقریروں سے میرے نزدیک یہ ہے کہ حصول تقوےٰ کے لئے تدابیر کو بھی عمل میں لایا جاوے اور دعا بھی کیجاوے اور تدابیر میں افراط اور تفریط سے کنارہ کش ہوکر صراط مستقیم اختیار کیجاوے سو ہمارے احباب بہ توفیق الٰہی اس پر عملدرآمد کے لئے جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں ہمارے لئے بھی کریں

تقویٰ ۔ تدبیر ۔ اور توکل

بڑا ضروری امر یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک قسم کی پلیدی سے پاک کرکے اُسے پاکیزہ اور مطہر کرے اگر اس کا نفس پاکیزہ ہوگا تو خدا تعالےٰ ظاہری پلیدی سے بھی نجات دیگا۔ اس لئے اندرونی پلیدی کا خیال رکھو کہ وہ تمہارے سارے قلب کو پلید نہ کردیوے۔ ریا۔ عجب۔ بیباک ہوکر خدا کے احکام کو توڑنا۔ اور شوخی اور شرارت سے اوامر کا انکار کرنا بڑی خباثتیں ہیں جن سے بچنا نہایت ضروری ہے کئی بار کہا گیا ہے کہ تقویٰ کیونکر حاصل ہوسکتی ہے۔ تقویٰ اصل میں یہ ہے کہ باریک سے باریک آلودگی سے اپنے آپ کو بچایا جاوے اور یہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ اس کے حصول کے لئے تدبیر کو بھی حد تک کام میں لایا جاوے یعنی جہاں تک انسانی تدبیر کی پیش رفت ہوسکتی ہے وہاں تک اس سے کام لیوے اور پھر نری تدبیر پر ہی بھروسہ نہ کرے جب تک کہ دعا کو بھی اُس کی آخری حد تک نہ پہونچا دے +

اس سے بڑھکر کوئی نعمت انسان کے لئے نہیں ہے کہ اُسے گناہ سے نفرت ہو اور خدا تعالےٰ خود اُسے معاصی سے بچا لیوے مگر یہ بات نری تدبیر یا نری دعا سے حاصل نہیں ہوسکتی بلکہ دونوں سے ملکر حاصل ہوگی جیسے کہ خدا تعالےٰ نے تعلیم دی ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین جس کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ قوائے خدا تعالےٰ نے انسان کو عطا کئے ہیں اُن سے پورا کام لیکر پھر وہ انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہے اور خدا تعالےٰ سے عرض کرتا ہے کہ جہاں تک تو نے مجھے توفیق عطا کی تھی اُس حد تک تو میں نے اس سے کام لیلیا یہ ایاک نعبد کے معنے ہیں اور پھر ایاک نستعین کہکر خدا سے امداد چاہتا ہے کہ باقی مرحلوں کے لئے میں تجھ سے استمداد طلب کرتا ہوں ۔ وہ بہت نادان ہے جو کہ خدا کے عطا کئے ہوئے قوائے سے تو کام نہیں لیتا اور صرف دعا سے مدد چاہتا ہے ایسا شخص کامیابی کا منہ کس طرح سے دیکھیگا اسیطرح یاد رکھو کہ گناہ اور بدی سے بچنے کے لئے یہ تدبیر بھی ضروری ہے کہ انسان بری صحبت کو ترک کر دے ورنہ اگر وہ صرف دعا کرتا ہے اور بری صحبت کو ترک نہیں کرتا تو اُسے کوئی فائدہ نہ ہوگا اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کھڑکی کھلی ہے جس سے بد بو آرہی ہے پس اگر وہ بدبو سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کردیوے اسیطرح سے جو ذرائع معصیت کے ہیں ان کو ترک کرنا لازمی ہے ان ذرائع سے علیحدہ ہونے کے بعد ایک کشاکش نفس میں رہتی ہے کہ اُسے بار بار خیال اُس بدی کے ارتکاب کا آتا ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ ایک عرصہ اس میں گذار چکا ہے اس سے نجات پانے کا ...... ذریعہ دعا ہے +

جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا میں جاہدوا فینا کے یہی معنے ہیں کہ حصول تقوےٰ کے لئے حتی الوسع تدابیر کو کام میں لاوے اور پھر دوسری جگہ ادعونی استجب لکم کہکر بتلا دیا کہ جب تدابیر کر چکو تو پھر خدا سے دعا مانگو وہ قبول ہوگی۔ پس اگر ...... تم تقوےٰ کے طالب ہو تو تم کو چاہئے کہ تدبیر بھی کرو۔ اور دعا بھی کرو۔ اور ان دونوں کو جب کماحقہ بجالاؤگے تو اس وقت کامیاب ہو جاؤگے +

تقویٰ ہر ایک عمل کی جڑ ہے جو تقوےٰ سے خالی ہے وہ کچھ بھی نہیں۔ تقوےٰ جب آتی ہے تو اعمال کی زینت ہوتی ہے اسی سے انسان ولی بنتا ہے جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان اولیاؤہ الا المتقون ولایت کا حصہ تقویٰ ہی پر ہے خدا تعالےٰ سے ترساں اور لرزاں ہوکر اگر اُسے حاصل کروگے تو کمال تک پہنچ جاؤگے ۔

موت نفس

بڑا کام نفس کا مارنا ہے اور وہ اس طرح سے مرے گا کہ ہر ایک پہلو سے اس کی مخالفت کیجاوے موتوا قبل ان تموتوا کے یہی معنے ہیں نفس ظاہری لذات کا دلدادہ ہوتا ہے۔ پنہانی لذات سے یہ بالکل بے خبر ہے اسے خبردار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اول ظاہری لذات پر ایک موت وارد ہو اور پھر نفس کو پنہانی لذات کا علم ہو اُس وقت الٰہی لذت جو کہ جنتی زندگی کا نمونہ ہے شروع ہوگی

نفس پر موت وارد کرنیکی تدبیر

ہماری جماعت کو چاہئے کہ نفس پر موت وارد کرلے اور حصول تقوےٰ کے لئے وہ اول مشق کریں جیسے بچے خوشخطی سیکھتے ہیں تو اول اول ٹیڑھے حرف لکھتے ہیں لیکن آخر کار مشق کرتے کرتے خود ہی صاف اور سیدھے حروف پڑنے لگ جاتے ہیں اسیطرح ان کو بھی مشق کرنی چاہئے جب خدا تعالےٰ ان کی محنت کو دیکھیگا تو خود ان پر رحم کریگا اور لنہدینہم سبلنا جیسے اس کا وعدہ ہے خود ہی اپنی راہیں دکھلا دیگا اس کے یہی معنے ہیں کہ خدا خود رحم کرتا ہے ۔ جیسے آگ پر پانی پڑ جاتا ہے تو آگ کا نام و نشان بھی نہیں رہتا اسی طرح اُس وقت نفس دب جاوے گا +

نفس کا ایک خاص جوش قابل اصلاح

ابھی تک بہت سے آدمی جماعت میں ایسے ہیں کہ تھوڑی سی بات بھی خلاف نفس سن لیتے ہیں تو ان کو جوش آجاتا ہے حالانکہ ایسے تمام جوشوں کو فرو کرنا بہت ضروری ہے تاکہ حلم اور بردباری طبیعت میں پیدا ہو ۔ دیکھا جاتا ہے کہ جب ایک ادنےٰ سی بات پر بحث شروع ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو مغلوب کرنیکی فکر میں ہوتا ہے کہ کسیطرح میں فاتح ہو جاؤں ایسی موقعہ پر جوش نفس سے بچنا چاہئے اور رفع فساد

لئے ادنے ادنے باتون مین دیدہ دانستہ خود ذلت اختیار کر لینی چاہئے اس امر کی کوشش ہرگز نہ کرنی چاہئے کہ مقابلہ مین اپنے دوسرے بھائی کو ذلیل کیا جاوے خدا کا نام ستار ہے غفار ہے تم کو ان صفات سے موصوف ہونا چاہئے مدرسہ کی کتابون مین ایک کہانی پڑھا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا وہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ حسب عادت وہ لکھ رہا تھا کہ ایک ملان آیا اور اس کی لکھائی کو دیکھکر کہا کہ یہ لفظ تم نے غلط لکھا ہے بادشاہ کو یقیناً معلوم تھا کہ وہ لفظ درست ہے اور ملان غلطی کھا رہا ہے لیکن صرف اس کا دل رکھنے کے لئے بادشاہ نے اسی وقت اس لفظ کے گرد ایک حلقہ ڈال دیا کہ اسے پھر درست کر لین گے۔ جب وہ ملان چلا گیا تو لوگون نے وجہ پوچھی تو بادشاہ نے کہا اس ملان کی دلشکنی نہ کرنے کے لئے مین نے اصلاح کیا تھا ورنہ اصل لفظ درست ہے اب دیکھو اس نے بادشاہ ہو کر ایک غریب ملان کا دل نہ دکھانا چاہا۔ اپنے بھائی پر فتح پانے کا خیال رعونت کی ایک جڑ ہے اور بڑی بھاری مرض ہے کہ اپنے ایک بھائی کے عیب کے مشتہر کرنے کی ترغیب دلاتی ہے ایسے امور سے نفس خراب ہوتا ہے ان سے بچنا ایک جزو ایمانداری کی ہے تقوی والا آدمی آہستہ آہستہ فرشتون مین داخل ہو جاتا ہے اور اس مین سرکشی بالکل نہین رہتی تقوے کے ساتھ خدا کے وعدے فضل اور بڑی برکات کے مشروط ہین تقوی والا دنیا کی سب بلاؤن سے بچایا جاتا ہے تقوی والے کا خدا پردہ پوش ہوتا ہے۔

یاد رکھو بیعت کا زبانی اقرار کچھ شے نہین ہے اللہ تعالے تزکیہ نفس چاہتا ہے جو رعونت۔ تکبر۔ ریاکاری سریع الغضبی لیکر آیا تھا اگر وہی اس مین رہی تو بتلاؤ اس نے بیعت سے کیا حاصل کیا۔ اس لئے اپنے نفسون مین تبدیلی کرو اور اخلاق کا اعلی نمونہ حاصل کرو اگر ایک گاؤن مین ایک ہی ہمارا مرید ہو لیکن اس کے اخلاق عادات اچھے ہون تو خواہ کیسی ہی دشمنی ہو رفتہ رفتہ سب خود بخود اس کے تابع ہو جاوین گے اور بجائے حقارت کے اس کی عظمت کرنے لگ جاوین گے چھوٹی چھوٹی باتون مین طول دینا اور بھائیون کو رنج پہونچانا بہت بری بات ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متمم اخلاق کے ہوئے ہین اور اب اس وقت اللہ تعالے آپ کے اخلاق کریمانہ کا آخری نمونہ دکھلانا چاہتا ہے اس لئے چاہئے کہ اخلاق مین خاص تبدیلی پیدا کرو کسیکو حقیر اور اس پر بدظنی کرنے والا خود اسی بات مین مبتلا ہو جاتا ہے جس سے دوسرے کو حقیر جانتا تھا پس جو لوگ اپنے بھائیون کو عیب لگاتے اور خود بری ہوتے ہین وہ بہت برے ہین +

بردباری اختیار کرو۔ بیویون سے عمدہ معاشرت کرو۔ ہمسایون سے نیک سلوک کرو ان باتون سے خدا راضی ہوتا ہے۔ فقط

خدا تعالی اس مضمون کے پڑھنے والون کو اور نیز مجھے اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے (آمین)

۲۱ فروری ۱۹۰۴ء بوقت ظہر

منکرین سے مقابلہ کے وقت ابتلا کا ہونا بھی ضروری ہے

مقدمات کے تذکرہ پر حضور اقدس علیہ الصلوة والسلام نے فرمایا کہ انبیاء و رسل کے سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درمیان مین ہمیشہ مکروہات آ جایا کرتے ہین طرح طرح کی ناکامیان پیش آتی ہین زلزلوا زلزالا شدیدا سے معلوم ہوتا ہے کہ صد درجہ کی ناکامی کی صورتین پیدا ہو جاتی ہین لیکن یہ شکست اور ہزیمت نہین ہوا کرتی۔ ابتلا مین مامور کا صبر و استقلال اور جماعت کی استقامت اللہ تعالے دیکھتا ہے وہ خود فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا و رسلے لفظ کتب سنت اللہ پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ خدا کی عادت ہے کہ وہ اپنے رسولون کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے درمیانی دشواریان کچھ شی نہین ہوتین اگرچہ وہ ضاقت علیہم الارض کا مصداق ہی کیون نہ ہون۔

پنجاب مین جو خدمت گورنمنٹ کی ہم سے ہوئی ہے

اس کی کوئی نظیر نہین ہے جسمانی طور پر ابھی دیکھ لو کہ مایوسی کی حالتون مین ہمارے خاندان نے وقت پر امداد کی اور خود گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ ہمارا خاندان اول درجہ پر سرکار دولتمدار انگریزی کا خیرخواہ ہے ۱۸۵۷ء مین کل رعیت سرکار انگریزی سے منحرف تھی اس وقت میرے والد غلام مرتضی صاحب نے بڑی خیرخواہی اور ہمدردی سے سرکار کی مدد کی پھر اب روحانی طور پر بھی ہم سے کوئی دقیقہ خیرخواہی اور ہمدردی کا فروگذاشت نہین ہوا لاکھہا روپیہ صرف کر کے ہم نے جہاد کے خیالات کو لوگون کے دلون سے محو کرنیکی کوشش کی ہے اور نہ صرف ہندوستان مین بلکہ غیر ممالک مین بھی ہماری اس کوشش کے نمونہ موجود ہین حتی کہ اسی لئے ہم کافر ٹہرائے گئے کیا یہ تھوڑی سی بات ہے اگر انصاف اور غور ہو تو ہمارے سلسلہ پر کسی قسم کی بدظنی کرنا سچائی کا خون کرنا ہے ہماری اس خدمت کا سلسلہ چالیس پچاس برس سے برابر جاری ہے اور کسی قسم کا قصور مطلق نہین ہوا غور کرنی اور شے ہے مگر واقعات سے جو امر ثابت ہے وہ جھوٹ نہین ہو سکتا وہ حق ہے۔

بوقت شب

محمد ابراہیم خان صاحب کراچی سے تشریف لائے ہوئے تھے آپنے حضرت اقدس سے نیاز حاصل کیا اور دوران گفتگو مین حضور علیہ الصلوة والسلام نے ایک جامع تقریر فرمائی جو کہ ذیل مین درج کی جاتی ہے چونکہ ڈاکیسا ایڈیٹر چند منٹ دیر سے پہونچا تھا اس لئے جہان سے سلسلہ تقریر کا قلمبند ہو سکا وہین سے شروع ہے دوران کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس دجالی زمانہ کے فتن کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ (ایڈیٹر)

غلط اعتقادون کو جگہ دی گئی ہے۔ عیسائیون کو دیکھو کہ پہلے کیسے چپ چاپ تھے اگرچہ اپنے مذہب کی شناعت کرتے تھے مگر مذہبی زہر پھیلانے مین جو حالت ان کی اب ہے وہ نہ تھی اور آجکل ایک مسیال پہلے تلاش کرو تو ایک سے کتب بھی ان کی ایسی نہین گی جو ہندوستان اسلام مین یہان شائع ہوئی ہون لیکن اس وقت اگر ایسی کتابون کو جمع کیا جاوے تو ان کا ایک پہاڑ بنتا ہے اور بعض دفعہ ایک ہی بار لاکھہ لاکھہ کتب چھاپکر ان لوگون نے مفت شائع کی ہین۔ ایک عاجز انسان کو تو خدا بنایا ہے اور ایک ایسے نبی اور برگزیدہ رسول رصلے اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیتے ہین جو اس وقت مبعوث ہوا جب کہ دنیا بجاست اور فسق و فجور سے بھری ہوئی تھی اس نے آکر اپنے پاک اور روحانی تاثیرات سے اسے صاف کیا اور نئے سر سے ایک تازی اور نئی زندگی دنیا کو بخشی ذرا دیکھو اور غور کرو کہ اس سے پیشتر ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر دنیا مین گزرے ہین لیکن اس قدر گالیان ان کو نہین دیجاتین اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ نصاری کے اعتقاد کا تو یہ حال ہے اب عملی حالت کی طرف نظر کرو کہ کنجریون سے بدتر ہین عفت وغیرہ کا نام و نشان نہین شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے کھلی زناکاری کتون اور کتیون کی طرح ہو رہی ہے اگر کفارہ کے اثر کا پورا نقشہ دیکھنا ہو تو یورپ کے ملکون کی سیر کیجاوے اور دیکھا جاوے .... کہ کفارہ کی کیا کیا برکات

کا نیا جھگڑا اور اتحاد ثلاثہ یعنی کوشش اگر روس کرے تو جرمنی اس معاملہ مین اس کو پوری مدد دینے کو طیار رہے اور دار السلطنت روس مین اسپر علانیہ گفتگو ہو رہی ہے اور روسی بدل اس کے خواہان ہین

ہے کہ روس نے انگلستان کو مطلع کیا تھا کہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اپنی بے تعلقی کا اعلان کر دو انگلستان نے مطلوبہ میعاد کے اندر ہی مطلوبہ اعلان کر دیا ہے روس فرنچ اخبارات کو لگاتار بطور رشوت روپیہ

دار الامان کی خبریں

مقدمات ۲۲ تاریخ کو چیف کورٹ میں پیشی تھی ہماری طرف سے مسٹر آر نیبل بیرسٹر نے وجوہات انتقال عدالت میں پیش کئے لیکن چیف کورٹ نے ان کو ناکافی جان کر درخواست کو نامنظور کیا ۔

۲۳ تاریخ کو شیخ یعقوب علی صاحب بنام کرم الدین و فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا ۔ فریقین کے وکلاء کی بحث ہوئی اور ۲۷ تاریخ فروری مقرر کی گئی ۔

۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۴ء کو مقدمہ مولوی کرم دین بنام حضرۃ اقدس ع و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا حضرۃ اقدس ع بوجہ علالت طبع بسرٹیفکیٹ سول سرجن ضلع گورداسپور تشریف نہ لے گئے خواجہ کمال الدین صاحب نے حکیم فضل دین صاحب کی جانب سے تقریر کا ایک حصہ آج ختم کیا ۔ حضرت اقدس ع کی طرف سے مسٹر گارمن بیرسٹر ایٹ لا ۔ لاہور سے آئے تھے ان کی تقریر اور نیز خواجہ صاحب کی تقریر کے لئے کل کا دن مقرر ہوا ۔

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا تحریری بیان شامل ہونے کے لئے پیش عدالت ہوا ۔ فریق ثانی نے عذر کیا آخر بیرسٹر صاحب کی تقریر پر عدالت نے اُسے زیر غور رکھا ہے ۔ ۲۵ فروری کو اول مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب بنام مولوی کرم الدین و ایڈیٹر سراج الاخبار پیش ہوا مولوی کرم الدین نے کہا کہ اس سے پیشتر جو تقریر ہوئی ہے وہ ایڈیٹر سراج الاخبار کی طرف سے تھی اپنی وکالت میں خود کرتا ہوں بحث کے بعد عدالت نے اجازت دی ۔ تقریر ہوئی اور خواجہ کمال الدین صاحب نے استغاثہ کی طرف سے اس کا جواب دیا اور اسی میں ۲ بج گئے ۔ عدالت نے تجویز کیا کہ ۲۶ تاریخ کو دوسرا مقدمہ رکھا جاوے ۔ مگر ۲۷ کو عید ہونے کی وجہ سے ۲۹ تاریخ تجویز ہوئی ..... کہ بیرسٹر صاحب نے اُٹھکر اپنی علالت طبع اور نیز ایک عمل جراحی کی ضرورت کو پیش کیا آخر کار ۸ مارچ کل مقدمات کے لئے قرار پائی ۔

آریہ اخبار اور جلسہ

قادیان کی آریہ سماج کا ارادہ ہے کہ ایک ہفتہ وار سماجک پرچہ ہفتہ وار قادیان سے جاری کیا جاوے اس کا نوٹس یکم مارچ کو ہردوار کے گروکل جلسہ میں کثرت سے تقسیم ہوگا یکم اپریل کو قادیان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ قادیان میں ہوگا اور غالبا یکم مئی سے اس پرچہ کا اجرا ہوگا قادیانی احمدی اخباروں کو اس کے اجرا سے بہت خوشی ہے امید ہے احمدی اخبارات کے ذریعہ سے اس پرچہ کا وجود ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا

عید الضحیٰ اور رویت چاند

قادیان میں مورخہ ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۴ کو عید ہوئی رویت چاند کی نسبت اختلاف تھا ۔ کثیر گروہ اس طرف تھا کہ چاند ۱۹ فروری کو روز جمعہ دیکھا گیا اور صرف معدودے چند اشخاص کی گواہی تھی کہ ہم نے جمعرات کو ۱۸ فروری کو دیکھا ہے آخر اعلیحضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام نے دو شہادتیں رویت چاند کی لیکر حکم صادر فرمایا کہ عید بروز شنبہ ہوگی ۔ لاہور ۔ امرتسر ۔ وغیرہ بلاد اور نیز قادیان کے نواح میں یہ خبر جلد پہونچا دینی چاہیئے تاکہ جو لوگ شمولیت پسند کرتے ہیں وہ شامل ہو سکیں اور وہ نہ ہو کہ ہم یہاں ہفتہ کو عید کر لیں اور وہ اتوار کو آکر دونوں طرف سے محروم رہیں ۔ رویت پر یقین کے متعلق آپنے فرمایا کہ مثبت کا اعتبار نفی کرنے والے سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہ تو ایک علم پر بات کرتا ہے اختلاف امتی رحمۃ کے یہ معنے بھی ہیں کہ اس سے کسی کو فائدہ پہونچ رہتا ہے ۔ اسلام کے کیسے صاف اور سیدھے اصول ہیں کہ جنتریوں وغیرہ پر مدار بالکل نہیں رکھا بلکہ رویت پر رکھا ہے ۔

احمدی شعرا کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رض کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی ہیں یہ واقعہ ایک ایسا تاریخی یادگار ہو گیا ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اسی خیال سے ..... میں اپنے احمدی بہادروں سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرمادیں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کر دیویں یہاں پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جونسی نظم علیحدہ علیحدہ زبانوں میں اپنی جگہ اکمل اور شستہ ہوگی اُسے کتاب کی شکل میں چھاپا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبول النظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی ۔

(محمد افضل)

افغانستان سے وحشتناک خبر

تا دل مرد خدا نامد بدرد
ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد

کابل میں جس خانہ جنگی کے آثار معتبر ذرائع اور نیز اخبارات سے نظر آرہے ہیں وہ موجودہ صورت سلطنت کے لئے بہت خطرناک معلوم ہوتے ہیں اور ان کی بنیاد اس طرح سے پڑی ہے کہ امیر عبد الرحمن خان مرحوم والئے کابل کی ایک چاہتی بیوی جو کہ رئیس زادی تھی ہے بنام بی بی حلیمہ کسی خاندانی نزاع کی وجہ سے اپنے بیٹے عمر جان کے نظر بند کی گئی ہے ۔ امیر حبیب اللہ خان نے پہلا کام یہ کیا کہ سردار عمر جان کے بڈھے گارڈ کو اس سے علیحدہ کر کے ہر ایک کو اس کی رخصت میں بھیج دیا ہے پھر اس کے بعد عمر جان کو کابل کی گورنری سے شفاسی محمد سرور خان کے ذریعہ جو امیر کا خسر اور اس کے نہایت جان نثاروں میں سے ہے الگ کیا گیا ۔ ان کارروائیوں نے کابل کی سرزمین میں ایک جوش پیدا کر دیا ہے اور اس جوش کے بڑھنے کے اور بھی اسباب پیدا ہو گئے ہیں کیونکہ بی بی حلیمہ نے اس رقم کے لینے سے انکار کر دیا ہے جو اس کے خانگی اخراجات کے لئے مقرر تھی اور ایک دفعہ بھی ایسا ہوا ہے جس سے امیر حبیب اللہ خان کا قصہ بہت اشتہار ہے اور معاملات زیادہ پیچیدہ ہو گئے ہیں وہ یہ ہے کہ عمر جان نے داروغہ اسپان کو حکم دیا کہ اس کے والد امیر مرحوم کا سب سے عزیز گھوڑا لائے داروغہ نے اس حکم کی تعمیل کی اس پر اس کو بلا کر جواب طلب کیا گیا ۔ اور ملازم اس قدر مارا کہ وہ مر گیا اس پر امیر نے عمر جان اور اس کی والدہ بی بی حلیمہ کو اپنے مکان میں نظر بند رہنے کا حکم دیا ۔ ہے اور اب وہ عملی طور پر شاہی قیدی ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امیر نے تعدد بڑے ملاؤں کو کہا ہے کہ ان معاملات کا فیصلہ کریں اور اپنی خواہش ظاہر کی ..... ہے کہ کسی طرح صلح ہو جاوے مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے اس جھگڑے کا رفع ہونا اب مشکل نظر آتا ہے ممکن اور قرین قیاس ہے کہ شہزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا خون اپنا انتقام کے لئے جوش میں آرہا ہو ۔

درس قرآن کے نکات

الحمدللہ کہ جیسے ان دنون مین موسم بہار آرہا ہے اور برودت کا دور ختم ہو رہا ہے۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کی فضل کی ہوا قادیان کے رہنے والون کے قلب اور روح پر بہار کا رنگ چڑھانے کے لئے اسطرح آمادہ ہوئی ہے کہ درس قرآن جو کہ ایک عرصہ سے بوجہ علالت طبع حضرۃ حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب التوا مین آگیا تھا اب پھر شروع ہو گیا ہے جس قسم کے علوم اور وعظ و پند کی تعلیم اس درس سے ہمین حاصل ہوتی ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے۔

جب سے درس قرآن کا سلسلہ بند ہوا تھا اکثر احباب کے خط تقاضائے سے بھرے ہوئے آتے تھے کہ درس قرآن ضرور درج ہوا کیے سو اب اگر خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی دستگیری کی تو وہ "تمام شکایات" رفع ہو جاوینگی لیکن ایک درخواست میری ناظرین سے ضرور ہے کہ جس چشمۂ فیض یعنی حکیم نورالدین صاحب سے ان کے معرفت کے پیاسے دل سیراب ہوتے ہین چاہیئے کہ اس کے جاری رکھنے کے لئے ان کی صحت اور ترقی درجات و انعامات الٰہی کے لئے ضرور دعا کرین کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ آپ کی طبیعت اب بھی گاہے گاہے علیل ہو جاتی ہے۔

سردست درس قرآن کے نکات سے اس کا آغاز کیا جاتا ہے اور اس مین یہ امر انشاءاللہ ملحوظ رہیگا کہ جو جو باتین تفسیر یا معانی کے متعلق اس سے پیشتر البدر مین زیر عنوان درس قرآن درج ہو چکے ہین یا شیخ یعقوب علی صاحب کی مرتبہ تفسیر مین آچکے ہین وہ دوبارہ درج نہ ہون اور درس قرآن پھر ابتدا یعنی سورہ فاتحہ سے شروع ہوا ہے خدا تعالیٰ ہمارے مخدوم حکیم صاحب کو تندرستی عطا فرما دے اور اس کے انعامات اور برکات آپ پر زیادہ ہون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سورہ فاتحہ

جس حال مین یہ سورہ شریف ایسی ضروری ہے کہ ۲۴ گھنٹون مین معہ نوافل کے ۶۰ بار یا اس سے زیادہ ۸۰ بار پڑھی جاتی ہے تو ہر ایک مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس کے معنے غور سے سمجھین جاوین۔ ایک راستباز محب قرآن لکھتا ہے کہ "مین نے اپنی عمر بھر مین جتنی بار سورہ فاتحہ پڑھی ہے ہر بار مجھ پر اس کے نئے معانی کھلتے رہین۔ اب سوچ لو کہ جب ایکدن رات مین ۸۰ بار پڑھی جاوے تو عمر بھر مین اس نے کتنی دفعہ پڑھی ہو گی اور کس قدر معانی اس پر کھلین ہون گے پس اس پر غور اور توجہہ کی بہت ضرورۃ ہے

اسماء الٰہی پر نادان اعتراض کرتے ہین

اگر کوئی شخص اسلام مین کوئی ایسا اسم الٰہی بتلا دے جس سے ذات باری کی بےادبی یا اس مین کمی یعنی نقص پایا جاوے تو وہ جھوٹا ہے اسلام مین کوئی نام ذاتی یا صفاتی اللہ تعالیٰ کا ایسا نہین ہے۔ الحمدللہ پر مین نے بہت غور کی ہے اور کل مذاہب کا مقابلہ کر کے دیکھا ہے کہ گو اس طرح کی صفت کسی دوسرے مذہب نے بھی خدا تعالیٰ کی کی ہے لیکن اس مین کوئی دوسرا مذہب **اسلام** سے نہین ملتا۔ اور خود اہل اسلام مین سوائے سنیون (فرقہ اہل سنت والجماعت) کے اور کوئی دوسرا فرقہ اس حقیقت کو پا نہین سکتا عیسائیون سے جب کبھی گفتگو کا موقعہ ہوا ہے اور تثلیث کی نسبت اُن سے پوچھا گیا تو آخر ہار کر یہ جواب دیتے ہین کہ دلیل کوئی نہین اس وقت الحمدللہ میرے دل اور زبان سے نکلتا ہے کہ ہماری پاک مذہب اسلام کا کوئی مسئلہ کسی قسم کا ایسا نہین ہے کہ جس کے لئے ظاہر دلیل نہ ہو اور حق اور حکمت سے بھرا ہوا نہ ہو۔ ایسا ہی ایک بت پرست سے سوال کرو وہ بھی اس بات کا جواب دینے سے عاجز ہے کہ جس کے آگے تم فریاد کرتے ہو اور دعا کرتے ہو کیا وہ سنتا اور دیکھتا اور شفا دیتا ہے اس وقت بھی الحمدللہ نکلتا ہے کہ جس خدا کی ہم پرستش کرتے ہین وہ کیسا قادر علیم اور حکیم ہے۔ ایک زانی بدکار کو بھی دیکھ کر الحمدللہ یاد آتا ہے کہ اس مولا کریم نے کیسے کیسے پاکیزہ احکام ہمین دئے ہین کہ جن پر عملدرآمد کرنے سے ہم گندے اور خبیث امراض آتشک سوزاک وغیرہ وغیرہ سے محفوظ رہتے ہین

مذاہب باطلہ کا سہ حرفی رد

قرآن شریف کا خاصہ ہے کہ ہر ایک باطل مذہب کا رد سہ حرفی لفظ سے کرتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شیعہ کی اور میری بحث ہوئی مین نے کہا سورہ اذا جاء نصر اللہ تو آپ کے نزدیک محرف و مبدل نہین ہے اس نے کہا نہین تب اُسے کہا گیا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کہ تو نے دیکھ لئے افواج لوگون کو اللہ تعالیٰ کے دین مین داخل ہوتے دیکھ لیا۔ پس جس حالت مین آپ کے نزدیک سوائے ۳ اشخاص کے اور کوئی بھی مومن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا تو اسلام مین فوج در فوج کیسے داخل ہو گئے کیا وہ فوجین مسلمانون کی تھین یا منافقون کی اور اسطرح سے پھر یہہ خدا کا کلام خلاف واقعہ اور جھوٹا ٹھہرتا ہے اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ فوج ایک ایسا لفظ ہے جس مین صرف تین حرف ہین پھر یہ قصہ ایکدفعہ مین نے حضرۃ صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ایکدفعہ میری بھی ایک شیعہ استاد سے بحث ہوئی مین نے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو مجھ سورہ فاتحہ مین سے الحمدللہ بتلایا گیا اس کی تفہیم یہ تھی کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ رسالت ۲۳ سال مین جسقدر لوگ ایمان لائے وہ سوائے تین کے اہل شیعہ کے اعتقاد کے بموجب تو منافق تھے تو اسطرح گویا رسول صلعم کے گھر مین۔ اندر۔ باہر۔ مجلس۔ مسجد۔ بازار وغیرہ مین ہر جگہ آپکے گرد منافقین کا گروہ ہوا۔ مقتدی بھی سب کے سب فاسق منافق ہوئے پھر ایسی صورت مین **الحمدللہ** کہنے کا موقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کب حاصل ہوا۔ بھلا کیا آپ اسی بات پر خدا تعالیٰ کی **حمد** کیا کرتے تھے کہ میرے ارد گرد اندر باہر نماز وغیرہ مین ہر جگہ بہت سے منافق اور فاسق ہین اور میری کوششون کا یہی نتیجہ ہے ایسی صورت مین تو چاہیئے تھا کہ قرآن شریف کی ابتدا **لاحول** سے ہوتی نہ کہ **حمد** سے۔ حمد مین بھی تین ہی حرف ہین۔

عالم۔ وہ شئے جس کے ذریعے سے صانع کو شناخت کر سکین۔

مالک۔ اس کے معنے عدالت کرنیوالے لوگ کیا کرتے ہین یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ اگر خدا مدعی ہے اور مخلوق مدعا علیہ ہے تو عادل ایک تیسرا وجود چاہیئے اس لئے مالک کے معنے یہان مملوک کی تربیت کرنیوالے کے ہین۔ اگر وہ سزا دیتا ہے تو وہ پوشیدہ نہین ہے اور نہ اس کے وجوہ پوشیدہ اور اگر انعام کرتا ہے تو وہ اور اس کے وجوہ بھی مخفی نہین ہوتے غرض اس کی جزا و سزا مالکانہ حیثیت سے ہوتی ہے

الدین ۔ جزا و سزا یہ ہر وقت دنیا مین جاری ہے نیک اپنی نیکی کا انعام اور بد اپنی بدی کی سزا برابر پا رہا ہے اور اسکا ثمرہ قیامت مین مرتب ہوگا۔

مکہ کی طرف منہ کرنے کی وجہ

ایک شخص نے اعتراض کیا کہ مکہ کی طرف منہ کس لئے کیا جاتا ہے۔ مین نے جواب دیا کہ اس کی وجہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین بتلائی ہے کہ یہ حکم

جلدباز دشمن کی جھوٹی خوشی اور مقدمات

احمدی سلسلہ کے مقدمات نے پبلک کی توجہ کو اپنی طرف بڑی دلچسپی سے کھینچا ہوا ہے - اور ہر ایک شخص جو ان مقدمات یا اُنکے حالات سے ایک وافر حصہ لے رہا ہے وہ یا تو ایک بڑی سعادت اور یا بڑی شقاوت سے حصہ اپنی کو کیلئے طیار ہو رہا ہے ... اس وقت عام طور پر پبلک میں دو فریق ہو رہے ہیں - ایک تو وہ جس نے خدا تعالےٰ کی قدرتوں کو ایک بہت ہی تنگ اور محدود دائرے میں محیط شدہ سمجھ رکھا ہے - اور سنن الہی سے ناواقف اور ایک عارضی اور جھوٹی خوشی کا دلدادہ ... کی باریک در باریک مصالحہ اور حکمتوں سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے جلد تر بدبختی کا نشانہ ہونے والا ہے - اور جس فریق کے زیر نظر منہاج نبوۃ اور خدا تعالےٰ کے وہ سنن اور قوانین ہیں - جو کہ وہ ماموروں اور برگزیدوں سے برتتا رہا ہے - یا تا ہکس کس طرح کے انعامات اور تنبیہوں سے وہ اپنی مقدس جماعت کی ترتیب کرتا رہا ہے - وہ فریق عنقریب سعادت سے بہرہ مند ہونیوالا ہے

اس وقت یہ مقدمات جو کہ عدالتوں میں ہو رہے ہیں - دراصل اُن تمام جنگوں کی مثال ہیں - جو کہ زمانہ نبوی میں ہوئے - فرق صرف اتنا ہی ہے - کہ وہاں مقابلہ تلوار سے ہوتا تھا - اس لیے کہ دشمن بھی تلوار سے خدا تعالےٰ کے سلسلہ کو مسمار کرنیکے درپے تھا - اور اب اس وقت تلوار کی بجائے قلم کام کر رہا ہے - اور اسلام پر یہ ... حملہ دشمن نے قلم ہی کے ذریعہ سے کیا ہے اور اس کا جواب قلم ہی سے دیا جا رہا ہے پس ایسی صورۃ میں جبکہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے - کہ اس ثانی رنگ میں اپنی جماعت کو وہی تمام نقشہ زمانہ نبوی کا قائم کر کے دکھا دیوے - اور جیسے جیسے نصرتیں اور تائیدیں اُس نے اپنی پاک جماعت کی اُس وقت کی تھیں - اور بعض اوقات محض جماعت کی ....

.... - تربیت - ترقی مدارج اور اپنی قدرت نمائی کی اعلیٰ شان کے اظہار کیلئے مصلحتاً اُس امر کو جائز رکھا تھا - کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جو جماعت مخلصین تھی - وہ باوجود کامیابی اور دشمن پر غلبہ پانیکے دوران مقدمہ میں کچھ صدمات ناکامیابیوں .... کے بھی دیکھکر صبر اور استقلال کے امتحان میں پاس ہو - ویسی ہی وہ مولا کریم اب بھی چاہتا ہے - کہ وہی مواقعہ ہماری اخلاقی تبدیلیوں تضرع ابتہال سے خدا کی نصرۃ اور تائید کو خصوصیت سے آسمان سے کھینچ کر زمین پر لانے کا ہمیں دیوے - یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے - کہ جب چند ایک کامیابیوں کے بعد کچھ باریک تغیر کسی جماعت کی اخلاقی حالت میں پیدا ہو کر اسکے ایک کثیر حصہ اعمال صالحہ کو حبط کرنیکا باعث ہو - تو معاً انسانی تدابیر میں ایک ناکامی کے مہیب اور خطرناک صورت پیدا کر کے خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر اُن کا عجز ظاہر کر دیتا ہے - اور بجائے اس کے کہ وہ خفیف ... مہلک زہر خون میں سرایت کر کے جان کو تباہ کرنے والی ہو ناکامی کی آگ میں کشتہ اور اکسیر ہو کر تریاقی اثر اپنے اندر پیدا کرتی ہے - اور ایک نئی قوت اور طاقت سے اوس جماعت کو قرب الٰہی کی مدارج میں ترقی کرنیکا موقعہ دیتی ہے - غرضیکہ مومنوں کو جو صورتیں ناکامی اور نامرادی کی بظاہر پیش آتی ہیں - وہ بھی ایک رنگ میں خدا کا فضل و کرم ہوتا ہے - سعید وہ انسان ہے - جسے یہ سمجھ دیجاوے - کیونکہ یہی ناکامیاں جہاں ایک مومن کی ترتیب کا باعث ہوتی ہیں - وہاں اسباب اور مادی پرست فریق اس سے ٹھوکر کھا کر کفران نعمت میں ترقی کرتا ہے اور آہستہ آہستہ رو بدنیا ہو کر خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق ہوتا ہے

---

۱۳ جنوری سنہ ۶ سے مقدمات نے ایک خاص صورت بدلی ہے - اور مصالحہ ایزدی نے چاہا کہ متواتر پے درپے جماعت احمدیہ کو کامیابی کی خوشی ہوتی ہے - وہاں تھوڑا سا اُن کو غم بھی پہنچایا جاوے - تاکہ یہ جماعت آخرین منہم لما یلحقوبہم تعنی پوری مصداق ہوجاوے - اور جیسے صحابہ کرام رضی اللہ کو اُس نے اپنے صفات کا علم عملی طور پر دیا تھا - اب بھی اس جماعت کو عملی طور پر اُن علوم سے بہرہ ور کرے - متواتر ناکامی کی صورتیں جو کہ ہماری طرف منسوب کیجاتی ہیں - وہ یہ ہیں

۱ - مولوی کرم الدین کا بری ہونا - لیکن جیسے کہ ہم اس سے پہلے ایک نمبر میں ثابت کر چکے ہیں جس طریق سے یہ بریت ہوئی ہے - وہ ہمارے لیے ایک بڑی بھاری کامیابی کی تخم ریزی ہے اس لیئے ہمارے نزدیک یہ کوئی صورت ناکامی کی نہیں ہے

۲ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپورہ کا انتقال کی درخواست کو نامنظور کرنا

۳ چیف کورٹ میں بھی انتقال کی درخواست کا قبول نہ کیا جانا موخر الذکر ہر دو صورتیں اگرچہ ہماری آرزوں کے برخلاف ہیں - لیکن خدا تعالےٰ کے ان میں کیا باریک مصالحہ ہیں - جو کہ انجام کار ظاہر ہونگے - اُن کو ہم اس وقت بیان نہیں کر سکتے - بلکہ عسےٰ ان تکرھوا شیأ وھو خیر لکم - وعسےٰ ان تحبوا شیأ وھو شر لکم کے مصداق اُن کو بھی فضل الٰہی جانکر اپنے مولیٰ کی رضا پر رضامندی کا اظہار کرتے ہیں لیکن مذکورہ بالا صورتیں مقدمات کی ہیں - جن کو ہماری ناکامی پر حمل کیا جاتا ہے - اور بیان کیا جاتا ہے - کہ پیشگوئیاں متعلقہ مقدمات غلط نکلیں - پیشتر اس کے کہ ہم پیشگوئیوں کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث کریں - ضرور ہے کہ اول اُن الفاظ پیشگوئی کو تو اچھی طرح دیکھ لیں - کہ وہ پیشگوئی کیا ہے - کس امر کے متعلق ہے اور جس نے پیشگوئی کی ہے - اس نے کن الفاظ میں کی ہے - الفاظ پیشگوئی کے یہ ہیں

انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی

رات کیوقت جو ۲۸ جون سنہ ۴ کیبعد کی رات تھی - یعنی وہ رات جس کے بعد پیر کا دن تھا - اور ۲۹ جون سنہ ۴ تھا میرے خیال پر یہ کشش غالب ہوئی - کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں - ان کا انجام کیا ہوگا سو اس غلبہ کشش کیوقت میری حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون - فیہ آیات للسائلین - اس کے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے - کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اس کو فتح اور نصرۃ نصیب کریگا - کہ جو پرہیزگار ہیں یعنی جھوٹ نہیں بولتے - ظلم نہیں کرتے - تہمت نہیں لگاتے - اور دغا اور فریب اور خیانت ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے - اور ہر ایک بدی سے بچتے - اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں - اور خدا سے ڈر کر اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی و خیرخواہی اور نیکی کیساتھ پیش آتے - اور بنی نوع کے سچے خیرخواہ ہیں - انہیں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لیے تیار ہیں - سو انجام یہ ہے - کہ اُن کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں - جو ان دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے - ان کے لئے نزدیک انشان

بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے - والسلام علیٰ من تبع الہدیٰ
۲۹ر جون سنہ ۱۹۰۳ء

پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے - کہ یہ صرف انجام مقدماۃ کی نسبت ہے - اور ہر ایک مقام اور ہر ایک قدم پر کامیابی کے لئے کوئی پیشگوئی حضرۃ امام الزمان عم کی قلم اور زبان سے اشاعت مین نہیں آئی - اور جس قدر الہاماۃ کہ آج تک اس پیشگوئی کے بعد شایع ہوتی رہی ہین - ان مین سے کسی ایک کی نسبت بھی حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی طرف سے ...... یہ امر اشاعت مین نہین آیا - کہ فلان تاریخ یا فلان پیشی یا عدالت کی فلان کارروائی کیمتعلق یہ امر اس طرح سے ہوگا ...... جس کو ہمارے منکرین ہمارے آگے پیش کر سکین - اگرچہ ہم خود دیکھتے رہے ہین - کہ اللہ تعالیٰ نے ایمانون کی جلا اور زینت کے لئے بہت سے خوارق عادات امور اور اپنے مقتدرانہ تصرفات کے نمونہ دوران مقدمہ مین ظاہر کئے - مگر قدیم سنت اللہ کے موافق اگر ان سے مستفید ہو سکتے ہین - تو صرف مومنین ہی ہو سکتے ہین - نہ کہ منکرین - منکرین سے بحث کرنے اور ان کو نیچا دکھانے کے لئے اس وقت تک صرف وہی پیشگوئی ہے - جسے خدا کے مامور اور مرسل نے قبل از وقت خدا سے خبر پاکر شائع کر دیا -

اگر ان بدنام کنندہ نکو نامی چند مسلمان ایڈیٹرون اور رسالہ بازون کو کچھ غیرۃ ہوتی - اور جس طرح سے بیحیا اور بے شرم ہو کر وہ آج دروغگو اور کذاب مولویون کو اسلام کے ننگ و ناموس کا برقرار رکھنے والا قرار دے رہے ہین - تو ان کو لازم تھا - کہ جس طرح سے حضور امام الزمان علیہ الصلواۃ والسلام نے انجام مقدماۃ کی نسبت پیشگوئی کی ہے - ویسی ہی کم از کم ان درمیانی کشمکشون اور ہماری خواہشون کے برخلاف پیش آنیوالی بعض امور کی نسبت ایک پیشگوئی کر دکھاتے - اور دیکھتے کہ انجام کیا ہوتا ہے - ان کم بختون کی عقل ماری گئی - کہ ہماری طرف سے جن امور کی نسبت کوئی پیشگوئی نہیں ان کے وقوع پر بغلیں بجاتی ہین - اور جن امور کی نسبت پیشگوئی ہو - اور وہ پوری ہو جائے - تو اسے اسباب پر حمل کرکے خدا کے نشان کی بیقدری کرتے اور خسر الدنیا والاخرۃ ہوتے ہین بیشتر اس کے کہ ان لوگون سے اس امر کی نسبت کوئی گفتگو یا بحث کیجاوے یہ سوال ہونا ضروری ہے - کہ انجام مقدمات کی نسبت جو پیشگوئی ہے - اس کا وقوع تمہارے نزدیک ہماری سلسلہ کی صداقت کا معیار ہے - کہ نہیں اگر اسے وہ صداقت کا معیار قرار دیوین اور پھر خلاف واقعہ امور اگر نعوذ باللہ پیش آدین - تو اس صورۃ مین ان کو سنن الہی اور منہاج نبوۃ کو مدنظر رکھکر کوئی موقعہ زبان کشائی کا مل سکتا ہے - لیکن جس حالت مین کہ مقدمات کے انجام پر کامیابی ان کے نزدیک ہماری سلسلہ کی صدق کی دلیل نہیں ہے - تو ان کو اس امر کا کیا حق پہنچتا ہے - کہ وہ ناکامی کو کذب کا معیار قرار دیوین اور پھر اوس صورت مین کہ ان درمیانی واقعات مقدمات کی نسبت کامیابی کی کوئی پیشگوئی بھی نہیں ہے - پس ہمارے احباب اور انصاف پسند - صاحب بصیرت ناظرین ان مذکورہ بالا وجوہات پر غور کرکے سمجھ سکتے ہین - کہ معاندین اور منکرین سلسلہ عالیہ کی خوشیان اور غل غپاڑا کہان تک قابل وقعت اور قابل توجہ ہے

ہان یہ امر ضروری ہے - کہ ان غل غپاڑا کرنیوالون کا وجود بھی ضروری موجود ہو - کیونکہ اس سے الٰہی سلسلونکی ہمیشہ تائید ہوتی رہتی ہے - اور ایک فعل الٰہی جو کہ ابتدا مین مخلوق کی نظرون مین مستور ہوتا ہے - انکی وجہ سے دن بدن علی الاعلان ہو کر لوگون پر اتمام حجت اور تبلیغ کرتا رہتا ہے - مثلاً ہم کہتے ہین - کہ ان مقدماۃ کی ابتدا مین جسقدر توجہ عوام الناس کی ہماری سلسلہ کیطرف لگی تھی - اب اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر لگی ہوئی ہے - اگر اس سے پیشتر صرف بڑی بڑی امنصار اور بلاد کے سمجھ مذہبی مذاق کے لوگ ان مقدمات سے دلچسپی رکھتے تھے - تو اب کوئی محلہ یا بازار اور گاؤن یا دیہات ...... شاذ و نادر ہی ایسے ہونگے - جنکی نظر ...... انجام پر ہو - کیونکہ اس امر مین اخبارون کے ذریعہ سے کثرۃ اور تواتر سے ان پر لے دے ہوری ہے اور یہ درمیانی بظاہر ناکامی کی صورتین جو پیش آئی ہین وہ خصوصیت سے لوگون کو ہماری طرف توجہ دلا رہی ہین معاند ایڈیٹرون اور رسالہ بازون کی پنہانی بغض و عناد کا ثبوت پبلک کو دے رہی ہین کیونکہ جن امور مین ہمین کامیابی اور صریح کامیابی ہوتی ہے ...... انپر یہ لوگ اس دہڑلے سے نہین لکھتے اور پبلک کو آگاہ کرتے ہین کہ مرزا صاحب کا فریق فلان فلان منزل مقدمہ مین کامیاب ہو گیا ہے اور ان کی فلان فلان ...... پیشگوئی پوری ہو کر انکی صداقت پر مہر لگا دی ہے لیکن جب کوئی ناکامی کی صورۃ پیش آوے تو یہ اس پر نامہ نگاری کے لئے ایسے گرتے ہین جیسے ایک کتا اور گدھ مردار پر گرتا ہے ان کی ان حرکاۃ سے اہل بصیرۃ آن کی اندرونی خباثت یعنی بغض اور عناد کھل جاتا ہے اور انہی وجوہات سے ہم ان کے وجود کو ایک حد تک اپنے لئے مفید بھی خیال کرتے ہین

لیکن کیا اچھا ہو کہ یہ لوگ انصاف اور حق پسندی سے اپنی قومی اور ملکی خدمات کو بجا لاوین۔

خوب سوچو اور غور کرو کہ ابتدا ہی مقدمہ مین خدا تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ہمین بتلا یا کہ ہم انجام پر کامیاب ہونگے اور اس ذریعہ سے خواہ کیسی ہی مشکل ہمین دوران مقدمہ مین پیش آجاوے اور ہم بظاہر ناکامی کے انتہائی نکتہ تک کیون نہ پہنچ جاوین لیکن خدا تعالیٰ کا کلام ہمارا پشت پناہ ہے اور ہر ایک تنگ وقت پر وہ الفاظ پیشگوئی کے ہماری نظرون کے سامنے آکر ہمین مشکلاۃ سے مقابلہ کے لئے ایک نئی قوۃ اور طاقت عطا کرتے ہین اور قدم آگے بڑھانے کے لئے جرأت دلاتے ہین لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا ہمارے مقابل پر کسی کے ہاتھ مین یہ تسلی دینے والا کلام ہے جو ہر ایک ناکامی مین اس کے ٹوٹے ہوئے دل کو برقرار رکھے اور وہ اپنے ہوا خواہون کو کامل یقین اور وثوق سے یہ امید دلاوے کہ مین ضرور کامیاب ہونگا اور خدا کی نصرۃ اور تائید میرے ساتھ ہے کیا اس نے کوئی ایسی پیشگوئی کی ہے کہ انجام مین میری فتح ہے ..... انجام کو جانے دو کم از کم وہ اپنی دغا والے مقدمہ مین اپنی بریت کی پیشگوئی ہی قبل از وقت شائع کر دیتا اگر اس وقت نہ کر سکا تو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کی بہ انتقال مقدمہ کی درخواست منظور نہ کی اس کی نسبت ہی پیشگوئی کر دیتا کہ نامنظور ہوگی اگر وہ موقعہ ہاتھ سے گیا تھا تو چیف کورٹ مین اس درخواست کے انجام ہی کی نسبت پیشگوئی کر دیتا کہ یہ ہوگا غرضیکہ اس کی سکوت و اضطراب نے خود اس امر پر مہر لگا دی ہے کہ وہ ان تائیدات سماوی سے بے نصیب ہے جو خدا نے ہمین بہ طفیل ہمارے امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے عطا کی ہین اور انجام مقدمات کی نسبت خدا تعالیٰ کا وعدہ جو اس نے اپنی وحی سے ہمین دیا ہے وہ ایک ایسا کاری حربہ ہے کہ جسے ہم ہر میدان مین لیکر نکل سکتے ہین اور ہمارا مدمقابل فریق اس سے بے نصیب اور محروم ہے آپ سوچکر دیکھلو کہ یہ نتیجون مذکورہ صورتین مقدمات کی جو پیش آئین وہ کہان تک ہمین ملول کر سکتی ہین اور کون سے ایسے وجوہات فریق مقابل کے پاس ہین جس سے وہ حقیقی خوشی منا اور اپنے آپکو کامیاب کہہ سکتا ہے۔

نور الدین

بجواب ترک اسلام شائع ہو گیا ہے ضخامت ۳۰۰ صفحہ کی ہے قیمت صرف ۸/ ہے - حکیم فضل دین و مفتی فضل الرحمٰن صاحبان سے دستیاب ہون گی۔

جناب مولانا حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب بھیروی اعلی اللہ مقامہٗ کی کتاب المسمی نور الدین بجواب ترک اسلام پر مولانا مولوی عبید اللہ صاحب بسمل احمدی امرتسری حال وارد قادیان کی فارسی نظم

خرد داده ز ان بندہ را کبریا ۔ کہ تا سازد از نیک بد را جدا
کند میل از دل سوئے راستی ۔ بتا بد رخ خویش از کاستی
منور کند جان خود از یقین ۔ شود رستہ از بند دیو لعین
اگر خود نہ بیدار د این منزلت ۔ ز ارباب حق میکند مسئلت
پسے ملت و مذہب و کیش و دین ۔ ز ند لاف در زیر چرخ برین
ولے زندگی دارد آن دین پاک ۔ کہ باشد ز روحانیت تابناک
ز روحانیت نیست گر بہرہ ور ۔ بود جسم بیجان مثل حجر
در آن کیش یک ذرہ بہبود نیست ۔ کہ راہش بدرگاہ معبود نیست
بہ قومیکہ نیکی پسندد خدا ۔ فرستد در آن قوم خود انبیاء
بدیشان تکلم کند از کرم ۔ بیاموزد از فضل علم و حکم
شود ختم چون دورہ انبیاء ۔ فرستد بنائید شان اولیا
بہر قرن از بہر تجدید دین ۔ فروزد چراغے ز حق الیقین
کہ تا خلق یابد رہ اہتدا ۔ گر آید بسوئے رضائے خدا
ولے ہر کہ را بہرہ بنود ز نور ۔ چو خفاش زان نور باشد نفور
پذیرد ازان طبع او انقباض ۔ ز بیہودگی میکند اعتراض
بدان سان کہ اکنون یکی تیرہ ہوش ۔ بر آوردہ از خبث باطن خروش
ز نا بخردی ترک اسلام گفت ۔ رخ خویش از دین و دانش نہفت
چو ور دہر شد راز او آشکار ۔ بہ پیچید بر خود یکے نامدار
خطیبے کہ او مصطفع منا است ۔ ادیبے کہ مصطلع دین ملت است
محقق سمیدع باحکام نص ۔ مدقق ہمیں بشرح قصص
بعلم و ادب صلح و بلیغ البیان ۔ بفضل و ہنر شہرہ فصیح اللسان
ادیب است و سفیر و شیخ جلیل ۔ لبیب است و نحریر و شہم نبیل
باخبار و آثار مدرس افطن ۔ بعلم و عمل ہبرزی اللقن
درخشندہ نبراس حق نور دین ۔ ز فضل خدا حجتے بر زمین
قوی پایہ شد علم زین نور عی ۔ سنن تازہ گردید زین المعی
ز او کیست در فقہ ناطور شرع ۔ جز او کیست در دین راموز ورع
امام زمان را ہمین مقتدی ۔ بافضال ایزد ہمین مہتدی
باسخ نسان بلاغت کشود ۔ مرا او را طریق ہدایت نمود
ہمین قاطع لبوئش نوشت ۔ کہ تا پا ہو خود بیچد از راہ زشت
ا ایک آریہ گر دیدہ ۔ جز از نیوگ در وی چہ دیدہ
تو صنع شماری نہ خالق خدا ۔ ز زان ماندہ از ہدایت جدا
بہ ہادی تو خلاق ارواح نیست ۔ بہ بکیش تو خلاق اشباح نیست
ہیولا و روح و خدا پیش تو ۔ قدیم اند افسوس بر کیش تو
بود ترک اسلام رد تا فتن ۔ ز درگاہ خلاق سرو علن

چرا تافتی رخ ز رب غفور ۔ چہ گشتت کہ گشتی ز غفران نفور
چرا گشتہ بندہ حرص و آز ۔ نگندی چرا خویش را در گداز
دریغا کہ نفرت ملامت نکرد ۔ ترا مطلع بر غرامت نکرد
شرہ چشم ادراک تو دوخت است ۔ از آن رخت الصاف تو سوخت است
بہش باش و فرزانگی پیشہ کن ۔ ز روز پسین یکرہ اندیشہ کن
چراغت ہوش و خرد سو ختی ۔ کہ از بہر خود حسرت اندوختی
جنون بر دماغ تو پیچیدہ است ۔ ز سر عقل و ہوش تو ژولیدہ است
بیا راستی پیشہ کن حق شنو ۔ چو کوران ہمان در ضلالت گرد
مسوزان تن نازنین را بنار ۔ مکن خانہ خود بہ بئس القرار
تو احوال خود را دژم کردہ ۔ پسے بر سر خود ستم کردہ
ز قومیکہ غیرت ندارد ز زن ۔ بہ بیہودگی لاف مردی مزن
ز نامردی ای مردک بو الفضول ۔ زنی طعنہا بر رجال فحول
نہ ترسیدی از کردگار غیور ۔ کہ از رحمتش گشتہ ناشکور
بیا خویشتن را بخسران ممان ۔ بیا یکرہے سوئے دار الامان
گر آئی تو در حضرۃ قادیان ۔ نصیب از سعادت بری بیگمان
فرود آمد از چرخ بدر منیر ۔ مگر دیدۂ تست از وی ضریر
فروزان بسطح زمین آفتاب ۔ تو بر دوختہ دیدۂ خود بخواب
مگر دولت نور ادراک نیست ۔ دیا جانت از تیرگی پاک نیست
نہ بیند اگر دیدہ ات نور ہور ۔ بدا آنکہ چشم تو دارد فتور
کسانیکہ سویش نظر کردہ اند ۔ چراغ کمالات بر کردہ اند
بہ بینی ز تعلیم آن مہربان ۔ بیا تا بیچ حکمت ز بہر دل و جان
فروغیکہ کردہ تجلی بطور ۔ شدش قادیان جلوہ گاہ ظہور
فلا تو زامت امام الہدی ۔ نہ بدر الدجی بلکہ شمس الضحی
سمی محمد مثیل مسیح ۔ دل آرا چو یوسف بوجہ صبیح
گزین کردہ درگہ کبریا ۔ بہین پیرو حضرت مصطفے
عیان بر دلش گشتہ اسرار کن ۔ سبق خواندہ در مکتب من لدن
بیا کش جبین سودہ صاحبدلان ۔ ببوسیدہ خاک رہش مقبلان
ہمان است این سرور اولیا ۔ کہ از وی خبر دادہ اند انبیاء
بہنگام رفتن رسول انام ۔ علیہ الصلوۃ علیہ السلام
باصحاب و احباب داد این نوید ۔ کہ آید پس از من مسیح سعید
چنین گفت آن اشرف انبیاء ۔ حبیب خدا سرور دوسرا
کہ گر علم دین بر ثریا بود ۔ ز دست کسان دور و بالا بود
ز ابناء فارس بر آید یکے ۔ شود نائل آن رتبہ را بیشکے
خوشا بخت و اقبال ہندوستان ۔ کہ خورشید شد طالع از قادیان
کسانیکہ بر دین ترسا ستند ۔ ز تیغ دعا ہاش ترسا ستند
چو آتھم بقعر جہنم نشست ۔ چلیپا بدوش نصاری شکست
ندیدی تو اے مردک بو الفضول ۔ کہ در نصرت دین پاک رسول
باسلام چون شد الد الخصام ۔ چہا آمد از چرخ بر لیکھرام
چنان دہرہ دہرش از ہم درید ۔ ہمہ آریہ قوم آہے کشید
عیان گشت در چشم گبر و یہود ۔ ز تو سا وید پیروان ہنود
کہ اسلام را دستگاہے ز بیست ۔ بدنیا ہمین مذہب ایزدیست

حق است آنچہ حق از پیشین گفت و ۔ حق حق پرستان نشاید نہفت
محال است سعدی کہ راہ صفا ۔ توان رفت جز در پی مصطفے
کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند
برفتند بسیار و سر گشتہ اند

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام		مقام	ضلع
۱	گل محمد صاحب		چھاؤنی بلگام کمپنی نمبر ۲	
۲	نبی بخش صاحب		تر گڑی	گوجرانوالہ
۳	عمر دین صاحب		بنگہ	
۴	محمد سلیمان صاحب		کلاسر	کرنال کیتھل
۵	مہتاب بیگ جمعدار		ڈسکہ	سیالکوٹ
۶	پیر بخش صاحب		وزیرآباد	
۷	عبد الحکیم صاحب		ملتان	
۸	محمد خان صاحب (البتی مندرانی)		تونسہ	ڈیرہ غازیخان
۹	عثمان خان صاحب			
۱۰	زوجہ عثمان خانصاحب			〃
۱۱	مسماۃ بخت بنت عثمان خان			
۱۲	الہ بخش خان صاحب			〃
۱۳	زوجہ الہ بخش خان صاحب			〃
۱۴	محمود صاحب			〃
۱۵	محمد صاحب			〃
۱۶	نور الدین صاحب		وزیرآباد	
۱۷	میاں عقلو چوکیدار صاحب		مانگ	
۱۸	علی محمد صاحب		جموں	
۱۹	غلام حسین صاحب سابق مدرس		سری نگر	بازار نواب
۲۰	سٹیٹ برانچ سکول			
۲۱	محمد بہاؤ الدین خان		حیدرآباد دکن پل قدیم	
۲۲	محمد محسن صاحب		لکھنؤ	(ملک اودھ)
۲۳	پیر برکت علیشاہ صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر		کتنہ	ہوشیار
۲۴	خواجہ الدین صاحب		کاٹھ گڑھ	
۲۵	مولا بخش صاحب		〃	
۲۶	بلند خان صاحب		〃	
۲۷	نبی بخش صاحب			
۲۸	فیض بخش صاحب		〃	
۲۹	میراں بخش صاحب		سیالکوٹ حال وزیرآباد	
۳۰	اہلیہ شیخ نعمت علی صاحب رجمنٹ نمبر ۳ کمپنی نمبر ۶ چھاؤنی رانچی دورنڈا			

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو رہا ہے اور عجیب عجیب کرامات کے دعویٰ کئے جاتے ہیں۔ ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دے دی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بیشتر کے ساتھ اپنی حدود کو زیادہ نافع بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادت پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والے وہ مبالغے کرتے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دیتے ہیں اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کا کارخانہ چلانے والا قرار دیا جاتا ہے لیکن ہماری نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک دل خیالات سے تھی اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عمر

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خر دجال یا جوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۸ر

سر مکتوم - یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نہایت لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ لکھا کرنے کا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

غول پیچ پیچ پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنی اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبتہ المکذبین یعنی دنیا کے مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان - بیعت کو دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی ٹامس کارلائل صاحب جو مشہور و معروف پیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی

صیانۃ الناس - مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب ۔ جناب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا - رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱ر (محصولڈاک بذمہ خریدار)

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گجرات قیمت ۱ر ایضاً

نظم برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ " " " "

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم اور فی تولہ و ساتھ ہر تاجر

سر الشہادتین - اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض - اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت معوی کو فضلہ کا اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ۸ر

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عمر

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کو اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو مرد کو آرام ہو جاتا ہے کہ پانی اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عمر

حب جدید برائے بخار ہوں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے۔

روغن نہ آہ پن - بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۸ر

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲۰ گولی عمر

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر۔ دھند بخار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نہایت اعلیٰ علاج درجے کے اطباء کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱۲ر

مصفی خون گولیاں خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں ۔ ۴۰ گولی عمر

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانے ہوں اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر زمان عم اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو اصف سے زیادہ سنادی تھی حضرت اقدس نے اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ شیریں زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنے والی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر تیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت۔ ٹکٹ کے لئے بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۱۲ پارہ عم ۱ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ٹوپی سیپٹے اور ڈوپٹے۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا چاہو تو مشتہر سے خرید جاوے اصل اخراجات پر صرف ۴ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا ۔

المشتہر سید عزیز الرحمٰن محلہ شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

نیو فیشن کے سٹ - ناظرین ہمارے یہاں مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھوا سکتا ہے فائدہ یہ کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔

نمبر ا - بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲ر **نمبر ۲** - بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت **نمبر ۳** - بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ر **نمبر ۴** - انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ر خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔

پتہ - ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا۔ دوائی یونانی و انگریزی و مصری ٹیکہ۔ لنگی ہر قسم و ہر کے۔ رومال و سوسی ہر قسم و ہر کے۔ بنیان۔ جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی۔ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی۔ گیلس بیلٹ۔ کمر بند۔ سواران و سپاہیان و ہر طرح کی۔ جوتے خورد و کلاں سادہ و کامدار اور بوٹ ڈرگابی اور فلو دیسی و انگریزی اور پنجابی دلو دیانہ و ہندوستانی وغیرہ و ظروف برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلاں۔ تشانہ مردانہ و زنانہ لکڑی کا اور سینگ کا ہر قسم۔ قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلاں۔ تولیہ ہر قسم کے۔ دریاں ہر قسم کی۔ قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ نور احمد اینڈ کو تاجر بیٹھا بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

انوار الاسلام پریس قادیان میں محمد افضل و معراج الدین عمر پرائیٹران کے اہتمام سے چھپا